## سوال

(283)لاپتہ شخص کی رزعی اراضی کی تقسیم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چونیاں سے عبدالغفور لکھتے ہیں کہ ہم تین بھا ئیوں کی اراضی تقریباًپچاس کنال ہے ہماراایک بھائی عرصہ چھ سال سے مخبوط الحواس ہونے کی بنا پر لاپتہ ہے اس کی نرینہ اولاد کوئی نہیں صرف ایک لڑکی زندہ ہے لاپتہ شخص کی بیوی بھی چند ماہ قبل انتقال کرگئی ہے اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ لاپتہ شخص کی زرعی اراضی کیسے تقسیم کیا جائے جب کہ اس کے فوت ہونے کے شواہد نہیں ہیں ایسے حالات میں اس کی لڑکی پوری جائیداد کی حقدار ہوگی یا صرف اپنے حصہ کی ؟ نیز اگر اسے فوت شدہ قرار دیا جائے تو اس کی چند ماہ پشتر فوت ہونے والی بیوی کو اس کی جائیداد سے حصہ دیا جائے گا ؟ اس صورت میں لڑکی کو کیا ملے گا ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ فقہی اصطلاح میں لاپتہ شخص کو مفقود الخبر کہتے ہیں یعنی ایسا گم شدہ شخص جس کی زندگی اور موت کا تلاش کے باوجود کوئی سراغ نہ مل سکے آیا وہ زندہ موجود ہے یا دنیا سے چل بسا ہے ایسے شخص کی وراثت کے متعلق فقہی صورت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے مال کے بارے میں زندہ تصور کیا جاتا ہے یعنی اس کے مال میں سے اس وقت تک کوئی تصرف نہ کیا جائے جب تک اس کی زندگی یا موت کا یقینی علم نہیں ہو سکے اگر اس کی زندگی ثابت ہو جائے اور وہ اندہ واپس آجائے تو اپنی جائیداد کا خود مالک ہوگا اور اگر اس کی موت کی تصدیق ہو جائے یا عدالت اسے مردہ قرار دے دے تو لاپتہ شخص کی جائیداد اس کے موجودہ شرعی ورثاء میں تقسیم کردی جائے جو فیصلہ موت کے وقت زندہ ہوں اس سے پہلے جن رشتہ داروں کا انتقال ہو چکا ہے انہیں لاپتہ شخص کی جائیداد سے کچھ نہیں دیا جاتا صورت مسؤلہ میں تین بھائیوں کی مشترکہ جائیداد 50 کنال ہے لاپتہ شخص کا تیسرا حصہ الگ کرکے اس کی لڑکی کے سپرد کردیا جائے پھر اس کی موت کا فیصلہ کرنے کے لیے عدالت کی طرف رجوع کیا جائے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے لاپتہ شہری کا کھوج لگانے کے لیے پوری سرگرمی اور ذمہ داری کے ساتھ اپنے نشر واشاعت کے ذرائع ووسائل کو استعمال کرے پوری تحقیق کرنے کے بعد عدالت فیصلہ دے کہ وہ مردہ ہے یا زندہ !اگر اس کے زندہ ہونے کا ثبوت مل جائے تو لڑکی کو دی ہوئی پوری جائیداد اس کے حوالے کردی جائے اور اگر عدالت کی طرف سے اس کی موت کی تصدیق ہو جائے اور اس کے مرنے کا فیصلہ دے دیا جائے تو تاریخ فیصلہ کے وقت جو شرعی ورثاء زندہ ہوں ان میں اس کا ترکہ تقسیم کردیا جائے اب اس کے ورثاء میں صرف ایک لڑکی اور دو بھائی ہیں اگر تاریخ فیصلہ تک یہ زندہ ہیں لاپتہ شخص کی نصف جائیداد اس کی لڑکی کو مل جائے گی اور باقی دونوں بھائی مالک ہوں گے تاریخ فیصلہ سے پہلے جو ورثاء فوت ہو چکے ہیں انہیں اس کی جائیداد سے کچھ نہیں ملے گا جیسا کہ صورت مسؤلہ میں مفقود کی بیوی کے متعلق پوچھا گیا ہے مرحومہ کو اس کے خاوند کے زندہ یا مردہ ہونے کی دونوں صورتوں میں کچھ نہیں ملے گا کیونکہ میت کی جائیداد سے صرف زندہ ورثاء کو حصہ دیا جاتا ہے ایک تیسری صورت کا بھی امکان ہے جسے موجودہ حالات کے کے پیش نظر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا وہ یہ کہ اگر عدالت کے فیصلہ کے بعد جائیداد تقسیم ہو گئی پھر وہ زندہ ظاہر ہوا تو جتنا ترکہ ورثاء کے پاس موجود ہے حاصل کرلے گا لہذا ضروری ہے کہ یہ تمام باتیں ورثاء سے لکھوالی جائیں تا

کہ بعد میں کسی قسم کے جھگڑے کی کوئی صورت پیدا نہ ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:307